بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۹م
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۹ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۹ نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بخیریت لاہور پہنچ گئیں

ربوہ ۸ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل مورخہ ۷ نومبر کو ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر بخیریت لاہور پہنچ گئیں۔ سفر کی وجہ سے رات ضعف کی تکلیف زیادہ رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے

"غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر انکو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

دنیا کے موجودہ روحانی خلاء کو پر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اعلیٰ صلاحیتوں کے

نوجوان آگے آئیں اور خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے افتتاحی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ـــ ۸ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے اس امر پر زور دیا کہ دنیا کے موجودہ عظیم روحانی خلاء کو پر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ذی ثروت گھرانوں کے ایسے نوجوان جو ذہنی اور علمی لحاظ سے اعلیٰ اور بلند پایہ صلاحیتوں کے مالک ہوں آگے آئیں اور خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ آپ نے ان خیالات کا اظہار کل مورخہ ۷ نومبر کو مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے موجودہ سیشن ۶۴-۱۹۶۳ء کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے مجلس ارشاد کے کارپردازوں کو توجہ دلائی کہ وہ نوجوانوں میں یہ رجحان پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ وہ شروع ہی سے خدمت دین کو اپنا مطمح نظر بنائیں۔ اور حصول علم کے بعد دنیوی ترقیات پر خدمت دین کو ترجیح دیں اور اس خاطر اپنی زندگی وقف کر ڈالیں۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر نومبر ۶۳ء

عذر گناہ بدتر از گناہ

ترجمان القرآن کے نومبر ۱۹۶۳ء کے شمارے میں مولوی عبدالحمید صدیقی "اشارات" کے زیرعنوان مودودی جماعت پر اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"ہمارے ان کرم فرماؤں کے ترکش میں الزامات کے جتنے تیر موجود ہیں ان میں شاید سب سے خطرناک تیر ان حضرات کی نظر میں پاکستان دشمنی کا تیر ہے۔ یہ لوگ غالباً یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ زہر میں بجھے ہوئے اس تیر کو چلا کر وہ جماعت کو ہمیشہ کے لئے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اسی بناء پر وہ لوگوں کو اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ جماعت شروع سے پاکستان کے وجود ہی کی مخالف رہی ہے۔ اب پاکستان کی کس طرح خیرخواہ ہوسکتی ہے۔ اس لئے عوام کو کبھی بھی اس پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔"

(ترجمان القرآن نومبر ۶۳ء صہ)

اس الزام کے جواب میں پہلے تو صدیقی صاحب الزامی نقطۂ نظر سے دوسروں پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم یہاں ذاتیات میں اُلجھنا نہیں چاہتے لیکن جو لوگ جماعت اسلامی پر نظریۂ پاکستان کی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں ان کی خدمت میں بصد احترام یہ گزارش ہے کہ وہ براہ کرم ان اصحاب اقتدار کی وفاداریوں کا جائزہ لیں جن کے ہاتھ میں یہاں مختلف مرحلوں پر اقتدار کی باگیں منتقل ہوئی ہیں اور پھر خود اندازہ لگائیں کہ قیام پاکستان سے قبل یہ حضرات ملت کے کتنے غمگسار تھے اور اب ملک کے معرض وجود میں آ جانے کے بعد انہوں نے اُمّت کی کس قدر خدمت کی ہے حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اس ملک میں اسلام کے معاملے میں مخلص اور یکسو نہیں وہ پاکستان دوستی کا خواہ کتنا ہی دم بھرتے رہے ہوں لیکن وہ اس ملک کے کبھی حقیقی خیرخواہ ثابت نہیں ہوسکتے۔"

(ایضاً صـ۶)

اس کے متعلق تو شاید اتنا کہدینا ہی کافی ہے کہ کوئی بیمار شخص دوسروں کی بیماری ثابت کر کے خود صحت یاب قرار نہیں پاسکتا ؎

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا "لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ" محض دوسروں پر پاکستان دشمنی کا الزام لگا کر آپ پاکستان کے دوست ثابت نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں کہ صدیقی صاحب نے اس فاضل تحریر سے ترجمان کے صفحات ہی ضائع کئے ہیں۔ اپنے حق میں کوئی دلیل قائم نہیں کی۔

اس کے بعد صدیقی صاحب نے تحریک پاکستان کا خمیر جن عناصر سے اٹھایا گیا تھا ان کے تعلق میں ایک طویل گفتگو کی ہے جس سے آپ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مطالبہ کی بنیاد یہ ہے کہ مسلمان اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے فضا چاہتے تھے۔ چلو ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ سولہ آنے صحیح بات ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس حقیقت کی وجہ سے آپ اس رویہ کی کس طرح صحت ثابت کرسکتے ہیں جو مودودی صاحب نے اختیار کیا اور خاص اس وقت اختیار کیا جب مسلمانوں نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ برصغیر کا ایک علیحدہ خطہ بنایا جائے جس میں مسلمان اپنے نظریات کے مطابق زندگی بسر کرسکیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کا وہی مقصد تھا جو صدیقی صاحب بیان فرماتے ہیں تو مودودی صاحب نے پاکستان کی اس زور سے مخالفت کیوں کی۔ کیونکہ مودودی صاحب نے صرف یہی نہیں کیا تھا کہ خود کو اور اپنے گروہ کو قیام پاکستان کی جدوجہد سے علیحدہ رکھا بلکہ آپ نے سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ لکھ کر قیام پاکستان کے راستہ میں ایک اتنا بھاری پتھر کھڑا کرنے کی کوشش کی کہ اگر مسلمانوں کے جوش کا دریا اتنا تند و تیز نہ ہوتا تو شاید اس پتھر سے رُک جاتا۔ اور پاکستانی مسلمان بھی ہمیشہ کے لئے ایک منتقم قوم کے غلام بن کر رہ جاتے۔

صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ مسلم لیگ نے بھی تو ایک وقت میں ایسا فیصلہ منظور کر لیا تھا جو تقسیم ملک کے متبادل تھا مگر پھر آپ ہی اسکی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ابوالکلام آزاد کی ایک تحریر کا حوالہ پیش کر کے بتایا ہے کہ چونکہ مسٹر نہرو کی زبان سے ایک بات نکل گئی تھی اسلئے قائد اعظم نے فیصلہ کیا کہ:۔

"جواہر لال کا یہ اعلان اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ کانگرس نے کیبنٹ مشن کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے چنانچہ ۲۷ جولائی کو بمبئی میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بلایا گیا۔ مسٹر جناح نے اپنی افتتاحی تقریر میں مطالبہ پاکستان کو دہرایا اور کہا کہ اس ایک راہ کے سوا مسلم لیگ کو کوئی دوسری راہ نظر نہیں آتی۔ تین دن کی بحث و تمحیص کے بعد کیبنٹ مشن کے پلان کو رد کر دیا گیا۔"

(انڈیا ونز فریڈم ۱۵۴-۱۵۵)

(ایضاً صـ۱۶)

صدیقی صاحب اس تمام واقعہ کو مودودی صاحب کے رویہ کے جواز میں پیش فرما رہے ہیں۔ حالانکہ یہ واقعہ ہی ثابت کرتا ہے کہ مودودی صاحب وقت پر صحیح اقدام کرنے کے اہل ہی نہیں۔ ان کی اصل غرض کچھ بھی ہو ان کی روش بالبداہت مسلمانوں کے سیاسی اغراض کے سخت مخالف تھی حالانکہ یہ واقعہ ایک غافل سے غافل انسان کی بھی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔

اس حقیقت کے علی الرغم مودودی صاحب بڑے زور شور سے تقسیم کی۔ دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کے ایسے وطن کی جہاں وہ اسلام کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کا امکان دیکھتے تھے، خواہش اور اس کے لئے جدوجہد کا مضحکہ اڑاتے چلے گئے اور یہاں تک لکھ دیا کہ:۔

"جہاں ایسے لوگوں کی اکثریت ہو وہاں کبھی یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ عام انتخاب میں ان کے ووٹوں سے وہ صالحین منتخب ہوں گے جو منہاج نبوت پر حکومت کرنے والے ہوں۔ جمہوری انتخاب کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے دودھ کو بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے اگر دودھ زہریلا ہو تو اس سے جو مکھن نکلے گا قدرتی بات ہے کہ وہ دودھ سے زیادہ زہریلا ہوگا۔ اسی طرح سوسائٹی اگر بگڑی ہوئی ہو تو اس کے ووٹوں سے وہی لوگ منتخب ہو کر برسراقتدار آئیں گے جو اس سوسائٹی کی خواہشاتِ نفس سے سندِ قبولیت حاصل کرسکیں گے۔ پس جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومتِ الٰہی قائم ہو جائے گی ان کا گمان غلط ہے۔ دراصل اسکے نتیجہ میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی۔ اس کا نام حکومتِ الٰہی رکھنا اس پاک نام کو ذلیل کرنا ہے۔"

(سیاسی کشمکش صـ۱۰۹)

آخر میں صدیقی صاحب نہایت عجیب انداز سے مودودی صاحب کی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہم ان لوگوں میں نہیں جو حالات کے بدلتے ہوئے تیور دیکھ کر نہ صرف حال کو بلکہ ماضی کو بھی تبدیل کر دیتے ہیں، ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ تقسیم ملک کی جنگ سے ہم غیر متعلق رہے ہیں اس کارکردگی کا سہرا ہم صرف مسلم لیگ کے سر باندھتے ہیں اور اس میدان میں کسی حصے کا اپنے آپ کو دعویدار نہیں سمجھتے لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ تحریک پاکستان دراصل احیائے اسلام کی تحریک تھی اور تقسیم ملک کی کوشش اس مقصد کے حصول کا صرف ایک ذریعہ تھا، دوسرے لوگوں نے اس ذریعہ کے علاوہ اگر اسی مقصدِ عظیم کے لئے کسی اور طریقے پر کام کیا ہو تو انہیں تحریکِ پاکستان کا دشمن قرار دینا صریح زیادتی ہے۔ اگر تقسیم ملک کے علاوہ کسی دوسری متبادل صورت کو پیش کرنا یا قبول کرنا مسلمانوں سے غداری تھی تو اس جرم کا ارتکاب تنہا جماعت اسلامی ہی نے نہیں کیا بلکہ قیام پاکستان سے عین پہلے تک مسلم لیگ نے بھی کیا ہے جسے تحریک پاکستان کی بلاشرکتِ غیرے اجارہ داری کا دعویٰ ہے۔" (ترجمان القرآن نومبر ۶۳ء صـ ۶۹-۷۰)

آپ نے دودھ تو دیا ہے مگر مینگنیاں ڈال کے۔ خدا جانے یہ کہاں کی دلیل ہے کہ چونکہ فلاں فلاں حمام میں ننگے ہیں اسلئے ہم ننگے ہیں تو مان لو کہ ہم ننگے نہیں ہیں۔ اعتراف واقعی قابل تعریف ہوتا اگر صدیقی صاحب فرماتے کہ مودودی صاحب نہ اسلام سے واقف ہیں اور نہ سیاست سے اس لئے آپ نے سخت غلطیاں کھائی ہیں۔ اس لئے وہ اگر

(باقی صـ۹ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورہ انڈونیشیا کی مختصر روداد

ایک اہم استقبالیہ تقریب میں محترم صاحبزادہ صاحب اور انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم کی تقریر

مکرم سید کمال یوسف صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

گزشتہ سے پیوستہ

ایک اہم استقبالیہ تقریب

۲۶ کی شام کو ایک ادر ہال میں استقبالیہ تقریب کا انتظام تھا۔ استقبالیہ کی کارروائی کو میجر محمد صاحب Conduct کر رہے تھے (میجر محمد صاحب ایک نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اکثر وقت حضرت میاں صاحب کے شریک سفر رہے اور نہایت خاکساری کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ آپ کی خدمت میں بیشتر وقت حاضر رہتے) ہال کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ مزین کیا گیا تھا اور یہ ہال گلورا سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ اس میں خاص طور پر غیر احمدی بھی بلائے گئے تھے۔ اس موقعہ پر حکومت کے وزراء اور ملک کی اہم شخصیتوں کی طرف سے مبارکباد کے برقی پیغام بھی موصول ہوئے۔ خود بنڈونگ کے میئر کا خاص نمائندہ میئر کا پیغام لے کر آیا۔ اور اس نے خود پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی پھر سب احباب نے اٹھ کر انڈونیشیا کا قومی ترانہ گایا۔ قائم مقام صدر جماعت ہائے انڈونیشیا نے حاضرین کو خوش آمدید کہا پھر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انگریزی میں تقریر شروع فرمائی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگ باہر کھڑے تھے صاحبزادہ صاحب نے سفید اچکن شلوار اور کالی ٹوپی پہنے انگریزی میں ایڈریس شروع کیا۔ اس موقعہ کے مناسب آپ نے our foreign Mission کے موضوع پر تقریر کی تقریر کا ترجمہ شکری برمادی صاحب نے سنایا۔ تقریر کا ترجمہ ہمارے بھائی ملاذین انور صاحب نے کیا تھا ترجمہ بہت اچھا اور بامحاورہ انڈونیشین زبان میں تھا۔ یہ تقریر غیر احمدیوں میں بہت مقبول ہوئی۔ اور ریڈیو انڈونیشیا نے اس کو مفصل نشر کیا۔ اخبارات نے بھی نمایاں سرخیاں دے کر تقریر کے مضمون اور جماعت احمدیہ کی عیسائیوں میں تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا۔ چنانچہ استقبالیہ کے ایڈریس کا ذکر کرتے ہوئے بنڈونگ کا موقر اخبار PIKIRAN RAKJAT ۲۷ جولائی ۱۹۶۳ء لکھتا ہے۔

"مغربی یورپ اور افریقہ کو مسلمان بنانے کی دلیرانہ کوشش"

جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنوں کے انچارج مرزا مبارک احمد صاحب نے احمدیہ کانگرس کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یورپ مغربی دنیا میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو ایک زبردست چیلنج سمجھتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی عالمی شخصیت نے بتایا کہ لنڈن۔ زیورچ۔ ہیمبرگ فرنکفورٹ ہیگ میں ہماری مساجد اور بارونق ہیں۔ سویڈن ڈنمارک کی فعال اسلامی جماعتیں اسلام کی ترقی کا نشان ہیں۔ ایک ہزار کے قریب امریکن اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور افریقہ میں خصوصیت سے جماعت احمدیہ کی مساعی بار آور ثابت ہوئی ہیں۔ اور اس میں سے بھی خصوصیت سے غانا میں۔ ۱۲۰ اخبارات ۶ ہم سکول ۲ ۴ ۲ مساجد جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئے۔ رشین ترجمہ قرآن مجید بھی اب جلد اشاعت پذیر ہوگا۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی پرائم منسٹر ڈاکٹر الحاج اسلان عبد الغنی بھی جماعت احمدیہ کی کانگرس کو خطاب فرمائیں گے۔"

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد احباب کی خدمت میں Refresh-ment پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر کثرت سے تصاویر لی گئیں۔

انڈونیشیا کے ڈپٹی پرائم منسٹر کی تقریر

۲۸ جولائی کی صبح کو گلورا ہال میں جماعت احمدیہ کی کانگریس کو ایڈریس کرنے کے لئے صدر سوکارنو کے دست راست اور تحریک آزادی کے علمبردار ڈپٹی فرسٹ منسٹر اینڈ منسٹر آف انفارمیشن تشریف لائے (وزیر موصوف نے پہنچنے کے بعد) مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی تشریف لے آئے جناب اسلان عبد الغنی صاحب ڈپٹی فرسٹ منسٹر نے جماعت کو ڈیڑھ گھنٹہ تک بڑے دلکش انداز میں خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ایسی عالمی جماعت تو ہماری روح کو مضبوط کرنے میں بہت معاون ہے۔ ہم اس کو اپنے ملک میں قبولیت کی جگہ دیتے ہیں۔ آپ نے تقریر کے دوران پنج شیلا کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ انڈونیشیا کا دستور خدا کی توحید کے عقیدہ پر مبنی ہے اپنے بچپن کے بہت سے واقعات بتائے کہ کس طرح ڈچ حکومت کے دور میں ان کو مختلف مراحل میں سے گزرنا پڑا۔ آپ نے فرمایا اب استعماری نظام کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اور ایشیا اور افریقہ کی قوموں کے عروج کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ کی تقریر بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ تقریر ختم ہونے کے بعد وزیر موصوف نے صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ:-

"انقلابی دور میں قریب تھا کہ

> قریب تھا کہ ہم اسلام کو بھول جاتے اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا لٹریچر ہی ہماری اسلامیت کے احیاء اور تجدید کے لئے ہمارے کام آیا۔
>
> (نائب وزیر اعظم انڈونیشیا)

ہم اسلام کو بھول جاتے۔ اس وقت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا لٹریچر ہماری اسلامیت کے احیاء اور تجدید کے لئے ہمارے کام آیا۔ اور میں نے آپ کا ڈچ ترجمہ قرآن بھی پڑھا ہے۔"

محترم صاحبزادہ صاحب کا خطاب

۲۸ جولائی کی رات کے آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ صاحب کی آخری تقریر تھی۔ آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ کا سالانہ جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ آپ نے جو نیک باتیں سنیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس موقعہ پر چند اہم اور ضروری باتیں جو جماعت کی روحانی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں کہنا چاہتا ہوں سب سے پہلے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یہ کام نہایت اہم ہے (یاد رہے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کے قلمی مسودہ کا ایک حصہ بطور تبرک عنایت فرمایا ہوا ہے۔ جب تک حضور کے کلام کو کم از کم تین دفعہ نہ پڑھ لیا جائے علمی تکبر اور نخوت کا اندیشہ باقی رہتا ہے اس لئے فوری طور پر سکیم بنا کر اس کی اشاعت کی طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام جماعت کے لئے آب حیات کا حکم رکھتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کا خطاب دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سلطان القلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ مضامین لکھیں اور تحریر کی مشق کریں۔ تاکہ اسلام کی حقانیت اور دفاع کے لئے ان کے قلم میں تاثیر پیدا ہو۔

تیسری ضروری بات تبلیغ کا فریضہ ہے قرآن شریف میں ہر مسلمان کو حکم ہے کہ بلغ ما انزل الیک

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

گو اس کے اول مخاطب تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مگر ان کے متبعین پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ کریں۔ انڈونیشیا کی جماعت کا قیام ۱۹۲۵ء میں ہوا تھا اب ۳۸ سال گذر چکے ہیں مگر ابھی تک انڈونیشیا کی اکثریت احمدیت سے محروم ہے۔ اس لئے دوست اپنے اوقات کا ایک حصہ تبلیغ میں صرف کریں کم از کم پندرہ دن وقف کر کے نظام کے ماتحت اپنے خرچ پر سارا وقت تبلیغ میں خرچ کریں۔ اور پھر مرکز کو رپورٹ بھجوائیں۔

۴۔ چوتھی اہم بات تربیت ہے اسلام کا حقیقی کام دو اصولی شاخوں میں منقسم ہے۔ ایک تبلیغ اور دوسرا تربیت۔ تبلیغ سے لوگ مذہب کو قبول کرتے ہیں لیکن صرف مذہب میں داخل ہونا کافی نہیں اس پر عمل کرنا اصل ہے اور یہ امر تربیت چاہتا ہے۔ تربیت کا کام دو گروہوں میں منقسم ہے ایک گروہ تو وہ ہے جو تبلیغ یا مطالعہ کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو احمدی ماں باپ کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے جماعت میں داخل ہے۔ ان دونوں گروہوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت مختلف طریق پر ہوگی۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے تربیت اولاد کی اہمیت اور تربیت کے اصول اور ذرائع کی نشاندہی فرمائی۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلا اور ابتدائی اصل بچہ کی پیدائش سے لے کر اس کے شعور تک پہنچنے کی عمر کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے گویا تربیت کا پہلا زینہ پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ جیسی بنیاد اٹھے گی ویسے ہی عمارت کھڑی ہوگی۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

بچہ جب دس سال کا ہو جائے تو نماز پڑھنے کا حکم ہے دس سال سے بڑا ہو جائے تو اسکو نیک صحبت کی تلقین کی جائے اور نگرانی کی جائے۔

جماعتی تربیت

پھر آپ نے جماعتی تربیت کے ذرائع بتائے۔ سب سے اوّل اور مقدم تقویٰ ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں یا ایسا زبردست تعویذ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی ابتلاء انسان کو متزلزل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

مجھے تقویٰ سے اسنے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

جماعت کی تربیت کا دوسرا ذریعہ خدا تعالیٰ کا ذکر ہے۔ پس ذکر کی عادت ڈالو۔ اگر دل میں خدا کی یاد ہے تو منہ سے بھی ذکر ہوتا رہنا چاہیئے۔

تیسرا اہم ذریعہ نماز اور دعا میں التزام ہے پانچ وقت کی نماز اپنی جملہ شرائط کے ساتھ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ فرض نماز کے علاوہ تہجد پر التزام کرنا چاہیئے۔

چوتھا ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ ہے اپنی خداداد استعداد وں وقت اور مال کی قربانی سب شامل ہے۔

پانچواں ذریعہ جماعتی نظام کی کامل اطاعت اور استحکام کے لئے جدوجہد ہے۔ اس میں اتحاد اور بشاشت قلبی کا ہونا ضروری ہے اور خلیفہ وقت اور نظامِ خلافت سے وابستگی ضروری ہے کہ سب برکتیں اسی میں ہیں۔ اور احمدیت کے دوام کے لئے ضروری ہے۔

چھٹا امر غیرت ایمانی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر کسی مجلس میں اسلام اور بزرگان احمدیت کے خلاف استہزا ہو تو ہمیں نفرت سے اٹھ کر چلے جانا چاہیئے۔ یہ بہت سی خرابیوں سے بچانے کا ذریعہ ہوگا۔

سب سے آخری امر اخلاق حسنہ کا جماعت میں پیدا کرنا ہے اور اخلاق حسنہ صرف اتباع نبوی سے پیدا ہوتے ہیں۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مثالی نمونہ کی اتباع کرو۔

آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم ابوبکر ایوب صاحب نے کیا۔ (مکرم ابوبکر صاحب سلسلہ کے بڑے مخلص عالم اور مبلغ ہیں اور ہالینڈ میں بھی مبلغ رہ چکے ہیں) احباب نے ترجمہ بڑے انہماک سے سُنا۔ ترجمہ ختم ہونے پر دعا سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔

۱۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے تو سامعین درود شریف نہیں پڑھتے حالانکہ قرآن شریف میں آتا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اس لئے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۲۔ قرآن مجید کا انڈونیشین ترجمہ ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔ اب میں نے مبلغین کو ہدایت کر دی ہے کہ تین سال کے اندر اندر قرآن مجید دس دس پارہ کر کے ہر سال شائع کر دیں۔

۳۔ آپ کی جماعتیں جس ملک میں ہیں یہ ملک Phase of transition سے گذر رہا ہے بہت سے شعبوں میں فوری ترقی کی ضرورت ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ حکومت وقت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے۔ یہ بات کسی چاپلوسی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا بلکہ دل سے تحریک کر رہا ہوں۔ اگر اس ملک پر کوئی بُرا وقت آئے تو جماعتِ احمدیہ صفِ اوّل میں کھڑی ہو کر ملک کے دفاع کے لئے قربانی کریگی۔

آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کی علالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریک فرمائی کہ احباب کو حضرت امیر المومنین کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھنی چاہئیں تاکہ ہم حضور کی قیادت سے متمتع ہو سکیں۔

آخر میں صاحبزادہ صاحب نے نہایت درد بھرے لہجے میں جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس اخلاص اور محبت کا اظہار کیا گیا ہے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا یہ محبت اور اخلاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور آپ کے قدموں کے طفیل ہے۔ قیامت کے دن آپ کو اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رکھے گا کیونکہ غلام آقا کے قدموں سے علیحدہ نہیں رکھا جا سکتا

آخر میں میاں صاحب نے السلام علیکم کہا اور پھر دعا شروع ہوئی۔ دعا میں انتہائی تڑپ اور گریہ زاری کا رنگ تھا اور احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کو اپنے سامنے پاکر اور بھی زیادہ جوش کے ساتھ دعا کرتے تھے۔ دعا کے بعد یہ سہ روزہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

دیگر مصروفیات

تقاریر۔ نمائش اور قیام گاہ مہمان جلسہ کے معائنہ کے علاوہ مکرم صاحبزادہ صاحب کی ہدایت تھی کہ جو دوست بھی آپ سے ملنا چاہے وہ آکر آپ سے مل سکتا ہے اگر کوئی شخص جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو تو وہ پیش کر سکتا ہے چنانچہ جماعت کے ہر طبقہ کے احباب آپ سے ملاقات کے لئے آتے رہے اور صبح سے لیکر رات تک آپ ملاقاتوں میں مصروف رہتے اور جماعت کے حالات سے آگاہی ہوتی رہی اور ساتھ کے ساتھ ہدایات دیتے رہے جلسوں میں بھی نمائندوں میں بھی اور ہر جگہ احباب جوق در جوق انفرادی طور پر میاں صاحب سے ملتے رہے جس کے نتیجہ میں احباب جماعت کے ایمانوں میں بہت ترقی ہوئی اور جماعت کے احباب نے متفقہ طور پر اپنی شوریٰ میں یہ سفارش منظور کی کہ وہ میاں صاحب سے ہر سال انڈونیشیا آنے کی درخواست کریں۔

لجنہ۔ ناصرات۔ خدام۔ مبلغین۔ جماعت کے عہدہ دار غریب و امیر غرض ہر طبقہ کے احمدی میاں صاحب سے ملے۔ ان دنوں میں ۱۵۲ احباب کی بیعتیں ہوئیں میجر محمد صاحب کی بیوی جو چینی ہیں نے بیعت کرنے کی خواہش کی۔ میجر صاحب خود نہایت خاموش باوقار اور جذبات پر قابو رکھنے والے ہیں مگر جب انکی بیگم صاحبہ نے بیعت کی تو وہ بے قابو ہو کر میاں صاحب سے لپٹ گئے اور ان کی بیگم پر بھی دعا میں رقت طاری رہی۔ دوست میاں صاحب سے ملنے آتے تھے اور ہاتھ پکڑکر رونے لگ جاتے تھے حضور کی طبیعت کا پوچھتے تھے اور جذبات سے بے قابو ہو جاتے تھے

غرض دعا اور اخلاص کے مظاہرہ کا عجیب نظارہ تھا جو انڈونیشیا کے احمدیوں میں مشاہدہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قوت قدسیہ کا یہ اثر تھا کہ ان میں اکثریت نے آپ کو دیکھا بھی نہیں مگر یہ حالت ہے کہ جان دینے کے لئے ہر لحظہ تیار رہیں۔ خود خاکسار سے کئی دوستوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی حضور کے حق میں محسوب کرے اور انہیں موت دے کر حضور کو صحت والی لمبی عمر دے۔

بنڈونگ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مجلس عاملہ برائے کانگرس مکرم شاہ صاحب اور مبلغ انچارج بنڈونگ مکرم مولوی امام الدین صاحب فاضل اور لجنہ سب شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اخلاص قربانی اور محنت سے کانفرنس کے انتظامات کئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اب پاکستان میں غلطیاں کر رہے ہیں تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ "نوائے وقت" نے ایک دفعہ مودودی صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ "ایسا لیڈر تو کسی وقت قوم کا بیڑا غرق کر کے رکھ دے سکتا ہے"۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسلام میں دین کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع ہے اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بناتا ہے اور ایک اسلامی ملک میں بلاوجہ سیاسی انتشار پیدا کرنیکی کوشش کرتا ہے اور حکومت سے ہر وقت خواہ مخواہ الجھتا رہتا ہے اس سے خیر کی توقع رکھنا ہی عبث ہے۔ کیونکہ وہ دراصل دین کی بجائے لادینیت کی خدمت کرتا ہے ٭

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی اہم تقاریر۔ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس

دینی اور علمی موضوعات پر دلچسپ مقابلے

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات اور برکات کے ساتھ مورخہ ۲۵ اکتوبر بروز جمعہ صبح آٹھ بجے شروع ہو کر ۲۷ اکتوبر کی شام کو نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اس اجتماع میں پاکستان اور بعض بیرونی ممالک کے ۲۳۵ مقامات کی تقریباً چار صد ممبرات نے شرکت کی۔ یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سالوں کی نسبت نمایاں طور پر زیادہ تھی۔ مقامی لجنہ و ناصرات نے بھی کثرت کے ساتھ شرکت کی۔ چنانچہ اوسط حاضری ڈیڑھ ہزار رہی۔

اس اجتماع میں قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوئے اور اہم دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ نیز دینی اور علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ جن میں ممبرات لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ نے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

اجتماع کا افتتاح اور اختتام صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اجتماعی دعا اور ایمان افروز تقاریر سے فرمایا۔ جن میں آپ نے احمدی خواتین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماع کا خاص پروگرام مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی تھا۔ جس میں لجنات کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ اور اسے ترقی دینے کے لئے ضروری فیصلے کئے گئے۔ نیز لجنہ کا آئندہ سال کا بجٹ منظور کیا گیا۔ جو ۱۵۹۰۰ روپے پر مشتمل تھا۔

ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع ۲۷ اکتوبر کو ہوا۔ اس میں دیگر مقابلہ جات کے علاوہ مختلف کھیلیں بھی ہوئیں۔ اس اجتماع کا افتتاح محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ نے فرمایا۔

اجتماع کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

افتتاح

مورخہ ۲۵ اکتوبر کو آٹھ بجے صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ تا جس مقصد کے لئے یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر

دعا کے بعد پہلے عہد دہرایا گیا۔ اور پھر قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا جو کہ محترمہ امۃ الحی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی۔ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اس اجتماع میں شریک ہونے والی ممبرات کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے۔ ایک نہایت موثر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ جو بہنیں یہاں تشریف لائی ہیں۔ وہ بطور نمائندگان آئی ہیں اس لئے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود ہی یہاں کے پروگراموں سے فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ واپس جا کر اپنی اپنی لجنات کو بھی بیدار کریں اور جو فیصلے یہاں پر ہونگے ان پر تمام ممبرات سے عمل کروانے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا ہماری جماعت کا اور ہماری تنظیموں کا اولین مقصد توحید الٰہی کا قیام ہے جس کے بغیر۔ انسان صحیح معنوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا نہیں کر سکتا۔ . . . . اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے جو تعلیم دی ہے وہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے محور کے گرد گھومتی ہے اس اطاعت میں خدا اور اس کے رسول۔ خلفاء اور ان کے مقرر کردہ عہدیداروں اور تنظیموں کی اطاعت بھی آجاتی ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی عہدیداروں کی پوری پوری اطاعت کر کے خلافت کے روحانی نظام کی قدر کرنے کا ثبوت دیں۔ اپنی زندگیوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ڈھالیں باہمی اتفاق و محبت قائم کریں اور ایک دوسرے سے گہری ہمدردی کا سلوک کریں۔ پھر آئندہ نسل کی تربیت بھی لجنات کی ممبرات کی اہم ذمہ داری ہے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پہلے اپنی اصلاح کرو اور پھر اولاد کی نگرانی کرو کہ اس کا لباس اس کے اخلاق اس کی بات چیت اسلامی تہذیب اور اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو؟ یہ وہ ضروری امر ہے جسے ہمیں اپنی اولاد کی دنیوی اعلیٰ تعلیم سے زیادہ ہر لحظہ مد نظر رکھنا چاہیئے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشاد پر اپنی ہر درجہ موثر تقریر ختم فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مغربی دنیا کو اپنا قبلہ بناتے ہیں۔ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے کامیاب وہی ہوں گے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ماتحت اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر کے بعد خاکسارہ امۃ اللطیف نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی رحلت پر تعزیتی قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی

تقریری مقابلے

بعد ازاں معیار اول کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں مقامی و بیرونی ۱۳ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے عنوان یہ تھے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین

۲۔ امت محمدیہ میں سلسلہ وحی و نبوت

اس مقابلہ میں محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ پراچہ سیالکوٹ اول۔ محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی اور محترمہ سعدہ اختر صاحبہ راولپنڈی دوم محترمہ امۃ الرشید لطیف صاحبہ سوم قرار پائیں۔

بارہ بجے دوپہر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس تین بجے بعد نماز جمعہ زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا۔ محترمہ امۃ المجیب الیاس صاحبہ نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور محترمہ انور ملک صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدۂ مقابلہ معیار دوم شروع ہوا جس کے لئے یہ موضوع مقرر تھے۔

۱۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد علاج اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے

۲۔ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن

اس میں گیارہ ممبرات نے حصہ لیا۔ طاہرہ حمید صاحبہ کراچی اول۔ بشریٰ صاحبہ سیالکوٹ دوم اور بشریٰ صدیقہ صاحبہ صادقہ قمر صاحبہ طلعت صاحبہ ننکانہ سوم قرار پائیں۔

محترمہ امۃ المنان صاحبہ نے نظم پڑھی جس کے بعد انگریزی کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ کے موضوع یہ تھے۔

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمات اسلام

۲۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

اس مقابلہ میں چھ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ ناصرہ مرزا صاحبہ ربوہ اول جمیلہ توصیف لاہور دوم اور رقیہ فقیر اللہ لاہور سوم قرار پائیں۔

ساڑھے پانچ بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔ آٹھ بجے شب سے دس بجے تک مجلس شوریٰ ہوئی۔

دوسرا دن ۲۶ اکتوبر

۲۶ اکتوبر کو صبح ۸ بجے محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔ جو ذکیہ صاحبہ ربوہ نے کی۔ حمامۃ البشریٰ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہ شاکرہ صاحبہ لاہور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد معیار سوم کا تقریری مقابلہ ہوا جس کے موضوع یہ تھے۔

(۱) آج ہمارا جہاد تلوار کا نہیں قلم کا ہے

(۲) شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں ۸ ممبرات نے حصہ لیا منصفین کے فیصلہ کے مطابق امۃ الکریم باجوہ صاحبہ سیالکوٹ اول حفیظہ صادقہ صاحبہ ربوہ دوم اور حور جہاں بشریٰ کراچی و نسیم غزنوی صاحبہ ربوہ سوم قرار پائیں۔ اس کے بعد لجنہ مرکزیہ کے مختلف شعبوں کی رپورٹیں پڑھی گئیں جو مرکزی عہدیداروں نے پیش کیں۔ ان رپورٹوں میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ بیرونی لجنات شعبہ اصلاح و ارشاد و مصباح۔ نمائش اور ناصرات الاحمدیہ کی رپورٹیں شامل تھیں

اس اثنا میں قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید چہل حدیث اور قصیدہ اور عام دینی معلومات کا امتحان بھی ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں مستورات و ناصرات نے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات کے نتائج انشاء اللہ علیحدہ شائع کر دئے جائیں گے

تین بجے بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ اس روز کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم محترمہ مسعودہ اختر صاحبہ سرگودھا نے کی پھر محترمہ امۃ القدیر صاحبہ نے نظم پڑھی اس کے بعد نمائندگان کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا سب سے پہلے محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ربوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ پڑھ کر سنایا۔ پھر ماریشس کی سیکرٹری محترمہ زینب النسار صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترمہ نصرت راشدی صاحبہ سیالکوٹ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ لیہ اور محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ لاہور اور محترمہ شمیم صاحبہ لیہ اور محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی نے تقاریر کیں۔

(باقی دیکھ پر)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واجعلنا منھم۔

۱۷۹۔ صاحبزادہ طاہر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ منجانب والدہ محترمہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ مرحومہ رض ... ـــ ۳۰۰

۱۸۰۔ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب آف شیخوپورہ ... ـــ ۳۰۰

۱۸۱۔ مکرم رانا محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر منجانب والد جان چوہدری خوشی محمد خان صاحب مرحوم رض ... ـــ ۳۰۰

۱۸۲۔ مکرم الحاج مختار احمد خان صاحب پشاور شہر (مزید) ۲۵ ـ الم ۳

۱۸۳۔ محترمہ مجیبتہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ مکرم مرزا اسد دار محمد صاحب کراچی ... ـــ ۳۰۰

۱۸۴۔ مکرم سید اعجاز علی صاحب نقدی این آباد ملا اسٹیشن ماسٹر لاہور ... ـــ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح و تقریب رخصتانہ

میری لڑکی عزیزہ رشیدہ بشریٰ کا نکاح مورخہ ۱۲ نومبر کو ہمراہ عزیز عبدالغفار خان صاحب آف کوئٹہ ولد چوہدری عبدالجبار خان صاحب پٹواری نہر بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے پڑھا۔ اسی دن دو بجے بعد دوپہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور تقریب رخصتانہ کے موقع پر بہت سے احباب کے علاوہ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے شمولیت فرما کر عزیزہ کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

(عبدالجلیل خان اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر لاہور حال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کی مختصر روئیداد (بقیہ ص ۵)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی افتتاحی تقریر

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر آپ نے الوداعی خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارا یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ ممبرات نے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیے اور انعامات حاصل کیے۔ لیکن محض انعامات حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہونا چاہیے ہمارا مقصد بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ ہماری جماعت ساری دنیا میں حقیقی معنوں میں اسلام کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہے یہ مقصد آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے انسان فانی ہے۔ اس نے آخر فنا ہو جانا ہے۔ لیکن افراد کے فنا ہو جانے سے قومیں نہیں مرا کرتیں بلکہ وہ مرنے والوں کی جگہ لیکر کام کو آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا مرد اور عورت جماعت کے دو زبردست ستون ہوتے ہیں۔ دونوں کے قدم یکساں طور پر آگے بڑھنے چاہئیں۔ اگر مرد تبلیغ کرتے ہیں تو عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بڑی ہو کر اسلام کے جانباز سپاہی بن سکیں۔ کوئی احمدی عورت ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتی ہو۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔

آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک رحلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ کی رحلت ہمارے لئے ایک زبردست تازیانہ ہے حضرت میاں صاحب نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف رکھا آپ کا پاک نمونہ ہمیں احساس دلاتا ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے اور یہی رنگ اپنی اولادوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا عیسائیت اپنے تمام جدید حربوں فیشن۔ برہنگی وغیرہ کے ساتھ حملہ آور ہے احمدی مستورات نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور جدید تہذیب کی بجائے اسلامی تہذیب کو قائم کرنا ہے۔ پہلے ظاہر بگڑتا ہے پھر باطن۔ اسلئے مغربی تہذیب اور جدید فیشنوں سے ہمیں کلی طور پر بچنا چاہیئے اور اخلاق لباس تہذیب و تمدن اور گفتگو میں

ہمارے زمیندار اور مزارعہ حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور مجھونہ وغیرہ کی کٹائی) شروع ہے۔ (اللہ تعالیٰ بہار کے زمینداران اور مزارع بھائیوں کے اموال و نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اس کی رضا اور اپنے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خوشنودی اور دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کے متعلق سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسے نئے) فی ایکڑ اور دس سے زائد والے دو آنہ (بارہ پیسے نئے) فی ایکڑ کے حساب سے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کریں"

۲۔ "مزارع احباب جن کی مزارعت زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسے نئے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گوٹھ حاجی موسیٰ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۲ اکتوبر ۸ بجے شب گوٹھ حاجی موسیٰ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے سرانجام دئے۔ مکرم ملک سلطان احمد صاحب افغانی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عزیز نذیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق نے تقریر فرمائی۔ پھر مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔

آخر میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور تمام انبیاء پر حضور کی افضلیت کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان فرمایا۔ آپ نے حاضرین کی خواہش پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق اور والہانہ محبت پر بھی روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور غیر مسلم ممالک میں کامیاب تبلیغی مساعی پر بھی وضاحت سے بیان فرمایا۔

بالآخر صاحب صدر نے حاضرین سمیت دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں احمد آباد اور کنری کے احباب کے علاوہ مقامی غیر از جماعت احباب نے کثیر تعداد میں شمولیت فرمائی اور دینی اور تربیتی تقاریر سے محظوظ ہوئے۔ (نامہ نگار)

ایک مجاہد کیلئے ان کی بیگم صاحبہ کی طرف سے درخواست دعا

مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ مغربی افریقہ تحریک جدید کے نئے سال کیلئے ۳۰/- روپے ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس سال بھی توفیق دی اور میں اعلان پڑھتے ہی ایک روپیہ کے اضافہ کے ساتھ مبلغ ۳۰/- روپے کا چیک ارسال کر رہی ہوں۔ بشارت صاحب کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعاؤں میں یاد فرمائیں"۔

قارئین کرام اپنے مجاہد بھائی اور ان کے عزیز و اقارب کو اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲ ہمیں اسلامی رنگ اختیار کرنا چاہیئے ہے تو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہماری جماعت کو ترقی دے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے مشروط ہوا کرتے ہیں۔ وہ اسی صورت میں اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ جبکہ ہم اپنے تئیں اس کے مستحق ثابت کر دیں گے۔ اسلام احمدیت اور خلافت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عظیم الشان نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں کی اگر ہم قدر کریں گے اور اپنے فرائض کو تندہی سے ادا کریں گے تو صرف اسی صورت میں ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔

آپ کی یہ نہایت پُر اثر تقریر بعد پورے انہماک کے ساتھ سنی گئی ساڑھے پانچ بجے ختم ہوئی جس کے ساتھ ہی یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جنوبی افریقہ کو تیل اور تیل کی مصنوعات کی سپلائی روک دی جائے

ایشیا اور افریقہ کے چھبیس ممالک کی اقوام متحدہ کے رکن ممالک سے اپیل

نیویارک (اقوام متحدہ) افریقہ اور ایشیا کے چھبیس ممالک نے گزشتہ روز اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک پر زور دیا کہ جنوبی افریقہ کو تیل اور تیل کی مصنوعات کی سپلائی روک دی جائے۔

ٹرسٹی شپ کمیٹی کے اجلاس میں بھی ایک قرارداد کے ذریعے فیصلہ کیا گیا کہ سلامتی کونسل کی توجہ جنوب مغربی افریقہ کی موجودہ نازک صورت حال کی طرف مبذول کرائی جائے۔ کیونکہ یہ صورت حال بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لئے ایک دھمکی کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرارداد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ جنوب مغربی افریقہ میں اقوام متحدہ کے ممبروں کی موثر موجودگی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں اور وہاں فنی امداد کے لئے ایک مستقل نمائندہ مقرر کریں توقع ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ادتھانٹ جنوبی افریقہ کی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ اس مسئلے کے بارے میں ۳۰ر نومبر تک انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر دے قرارداد میں سیکرٹری جنرل سے یہ استدعا بھی کی گئی کہ جنوبی افریقہ کا جواب ملتے ہی وہ اپنی رپورٹ جنرل اسمبلی میں پیش کریں۔

پاکستانی اطبا چین کی طبی ترقی دیکھنے آئے ہیں

پیکنگ۔ پاکستانی اطبا کے وفد کے قائد حکیم محمد سعید نے گزشتہ روز یہاں کہا کہ ہم وہ شاندار ترقی دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں جو چین نے طب میں حاصل کی ہے آپ چین کے دارالحکومت میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے حکیم محمد سعید نے چین کے قدیم طریق علاج کو بھی خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اس طریق علاج کو خاصا ترقی یافتہ بنا دیا گیا ہے۔

اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے مزید کہا کہ پاکستانی اطباء کا وفد چین کی اس پالیسی سے بڑا متاثر ہے کہ صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قدیم طریق علاج اور جدید ادویات کو مشترکہ طور پر بروئے کار لایا جائے۔ پاکستان بھی اسی طریق کار میں دلچسپی لے رہا ہے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ پاکستان امن اور خوشحالی کا خواہشمند ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ چین بھی عالمی امن کا خواہاں ہے۔

ڈھاکہ میں صحت پر عالمی مجلس مذاکرہ

ڈھاکہ ۷ر نومبر۔ صنعتی توسیع سے صحت کے جو مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان پر بحث کرنے کے لئے کل یہاں دس روزہ بین الاقوامی مجلس مذاکرہ شروع ہوئی۔ مجلس مذاکرہ کا افتتاح صوبائی گورنر عبد المنعم خاں نے کیا۔ مجلس مذاکرہ میں جس کا اہتمام عالمی ادارہ صحت نے کیا ہے چالیس ملکوں کے پچاس کے قریب نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔

بجلی گھر کی تعمیر کا ڈیزائن منظور کر لیا گیا

لاہور ۷ر نومبر۔ مغربی پاکستان واپڈا نے یہاں ۸۰ ہزار کلوواٹ کی طاقت کے گیس ٹربائن سٹیشن کا ڈیزائن منظور کر لیا ہے۔ اس سٹیشن کا پہلا یونٹ ستمبر ۱۹۶۵ء میں کام شروع کر دے گا۔ اس امر کا انکشاف واپڈا کے ڈپٹی چیف انجینئر نے کیا۔ آپ نے بتایا کہ ٹینڈر کی دستاویزات چھپنے کے لئے بھیجی جا رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ لاہور کا سٹیشن دو لاکھ کلوواٹ طاقت کے اس بجلی گھر کا ایک حصہ ہے جو لائل پور میں قائم کیا جائے گا۔ اب اس منصوبہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ۸۰ ہزار کلوواٹ طاقت کا بجلی گھر لاہور میں اور ایک لاکھ بیس ہزار کلوواٹ کا لائل پور میں قائم کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ میسرز کامن ویلتھ ایسوسی ایٹس انکارپوریٹڈ (امریکہ) نے لاہور سٹیشن کے لئے ٹنڈر کی دستاویز تیار کر لی ہیں اور لائل پور کے لئے ایسی دستاویزات تیاری کے مرحلہ میں ہیں۔ آپ نے کہا کہ ان سٹیشنوں کی تعمیر کے لئے دنیا بھر سے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔

جرائم کے قلع قمع کیلئے عوام کو پولیس سے تعاون کرنا چاہیئے

ضلع گوجرانوالہ کی تین تحصیلوں میں فلائنگ سٹاف مقرر کر دیئے گئے (ایس پی گوجرانوالہ)

گوجرانوالہ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ راجہ سکندر خاں نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے ہر قسم کے جرائم کے صحیح ملزموں کی نشاندہی کریں تاکہ ملک میں امن و امان اور اخلاقی اقدار کو بلند کیا جا سکے

راجہ سکندر خاں نے اپنے دفتر میں مقامی اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انسداد جرائم کے لئے ضلع کی تینوں تحصیلوں میں فلائنگ سٹاف مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جرائم کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سنگین قسم کے جرائم بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ البتہ نقب زنی چوری اور مویشیوں کے سرقہ کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

راجہ سکندر خاں نے گوجرانوالہ شہر میں غنڈہ عناصر کو ختم کرنے کے لئے سکولوں اور کالجوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں سپیشل پولیس کے دستے متعین کر دیئے ہیں۔ تاکہ غنڈہ عناصر کی سرکوبی کی جا سکے۔ انہوں نے کہا پولیس کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ عوام کے جان و مال کی حفاظت کی ضامن ہو۔ اور ہر قسم کی پارٹی بازیوں سے بلند رہ کر عوام کی خدمت بجا لائے

سماٹرا میں ملائیشائی سرمایہ ضبط کرنے کا حکم

جاکرتہ ۷ر نومبر۔ ایک اطلاع کے مطابق انڈونیشیا نے صدر سوکارنو نے حکم دیا ہے کہ مشرقی سماٹرا میں ربڑ کی صنعتوں پر جہاں ملائیشیا کا سرمایہ لگا ہوا ہے اسے ضبط کر لیا جائے۔ اس حکم سے ربڑ کے ۱۵ کارخانے متاثر ہوں گے

شام کیلئے ۵۰ لاکھ ڈالر قرضہ

دمشق ۷ر نومبر۔ شام کے وزیر مواصلات و تعمیرات عامہ مسٹر ادھالح نے گزشتہ روز بتایا۔ کہ ملک میں سڑکوں کی تعمیر کے بین الاقوامی بنک برائے تعمیر و ترقی سے ۵۰ لاکھ ڈالر کا قرضہ حاصل کیا جائے گا۔ یہ قرضہ معمولی شرح سود پر حاصل کیا جائے گا۔ اور پچاس سال کے عرصہ میں واجب الادا ہوگا۔ اس قرضہ سے شام کے مختلف شہروں کو ملانے کے لئے سڑکوں کا جال بچھایا جائے گا

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز ناصر احمد چغتائی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا ہے۔ اور محترم محمد صادق صاحب ہاشمی اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین کا خادم بنائے۔ اور جملہ خاندان کے لئے اس کا آنا مبارک ہو۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

فضل الرحمٰن چغتائی ماڈل ٹاؤن لاہور

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی عبد الغنی صاحب بی کام سپرنٹنڈنٹ نیوی کلب کراچی پسر بابو محمد بخش صاحب محلہ دار النصر شرقی کا نکاح امۃ الرشید صاحبہ دختر مولوی عطا محمد صاحب ربوہ حال کالج روڈ راولپنڈی سے تین ہزار حق مہر پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

حمید اللہ لیکچرار تی آئی کالج ربوہ

مجلس ارشاد کے افتتاحی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

مجلس ارشاد کا موجودہ سیشن کا افتتاح

اجلاس بارہ بجے دوپہر کالج ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز کار حافظ محمد سلیم نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ مجلس کے معتمد انعام اللہ ہاشمی نے سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے موجودہ سیشن کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے مجلس کے عہدیداران اور طلباء کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا مجلس ارشاد کے اغراض و مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ نوجوانوں میں خدمت اسلام کی غرض سے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا۔ لیکن جو رپورٹ پڑھی گئی ہے۔ اس میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ جذبہ پیدا کرنے کی مساعی کا کیا نتیجہ برآمد ہوا اور کتنے نوجوانوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ آپ کی یہ مساعی تبھی بارآور قرار پا سکتی ہیں کہ عملاً بھی ان کا کوئی نتیجہ سامنے آئے۔ میں آپ پر یہ امر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ میں جبکہ مذہب اور لامذہبیت اور اسی طرح اسلام اور عیسائیت کے درمیان جو فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ امر بہت ضروری ہے کہ نوجوان خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس وقت دنیا میں ایک عظیم روحانی خلاء پیدا ہو چکا ہے مختلف ممالک میں ہم نے اپنے سفروں کے دوران دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو دہریہ کہلاتے ہیں ان میں بھی صداقت کے ماننے کی تڑپ ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ کھاتے پیتے گھرانوں کے ایسے نوجوان جو علمی اور ذہنی لحاظ سے اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوں گے آگے آئیں اور بیرونی ممالک میں اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اب تک غرباء خدمت اسلام کے لئے آگے آتے رہے ہیں۔ ان کا یہ جذبہ قابل قدر ہے اور انہوں نے اپنے کندھوں پر عظیم ذمہ داری اٹھانے اور خدمات بجا لانے کا جو . . .

. . . .

نمونہ پیش کیا ہے وہ بھی بہت اہم ہے لیکن امراء کا بھی فرض ہے کہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اعلیٰ صلاحیتوں کے نوجوانوں سے زندگیاں وقف کرائیں تاکہ بیرونی ممالک میں زیادہ موثر طور پر اسلام کی اشاعت ہو سکے۔ پس اولاً اس مجلس کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ ایسے نوجوانوں میں خدمت دین کا جذبہ ابھارے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کریں۔

اس اہم اور ضروری اپیل کے بعد میں ان نوجوانوں سے جو خدمت اسلام کی بڑی ذمہ داری اٹھانے کے قابل نہ ہوں اور اس ملک میں انہیں ترقی کے وسائل حاصل نہ ہوں اور وہ سمجھتے ہوں کہ یہاں ان کے لئے ترقی کے راستے مسدود ہیں کہتا ہوں کہ وہ بیرونی ممالک میں نکل جائیں اور نیت یہ رکھیں کہ وہ ترقی کے وسائل تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی خدمت کریں گے۔ بیرونی ممالک میں ترقی کے بہت مواقع ہیں۔ اگر وہ خدمت دین کی نیت سے وہاں جائیں گے اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔ تو وہ خدا کے نزدیک بھی سرخرو ٹھہریں گے اور دنیا بھی انہیں مل جائیگی اگر ہمارے نوجوان خدمت دین کو اپنا مطمح نظر بناتے ہوئے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں اور جو کسی وجہ سے زندگیاں وقف نہ کر سکتے ہوں اور یہاں بھی ان کے لئے ترقی کا امکان نہ ہو تو وہ باہر نکل کر دنیا میں پھیلتے چلے جائیں اور جس حال میں بھی ہوں اسلام کی خدمت سے منہ نہ موڑیں تو پھر ہم اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کے مقصد میں بہت جلد کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اپنی اس نہایت ٹھوس اور مؤثر تقریر کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بیرونی ممالک میں اپنے وسیع دوروں اور سفروں کے بعض نہایت دلچسپ واقعات بھی سنائے اور اس طرح لطیف ہلکے پھلکے اور دل نشین انداز میں خدمت دین کی اہمیت کو واضح فرمایا۔

بعدہٗ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے تقویٰ اور وقف زندگی کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ملفوظات پڑھ کر سنائے

آخر میں مجلس ارشاد کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ عطاء المجیب راشد نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ممبران سٹاف اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور مجلس ارشاد کی یہ بابرکت افتتاحی تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت سے متعلق اطلاع

حضرت حافظ صاحب کو گذشتہ بیماری کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہے۔ بے خوابی کی شکایت ہے۔ دو تین روز سے بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اس میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے

احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (سید عبدالباسط [illegible])

کوئی احمدی سٹرائک میں حصہ نہیں لے سکتا

یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے کہ کالجوں کے طلبہ کی شورش اور مظاہرہ کی وجہ سے جو بدامنی ملک میں پیدا ہوئی ہے اس سے نہ صرف ملک و قوم کو سخت نقصان پہنچا ہے بلکہ خود طلبہ کے لئے بھی بے حد ضرر رساں ثابت ہوئی ہے۔

ویسے بھی کسی ملک کی یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ اس میں فتنہ پسند لوگ ہر وقت بے اطمینانی کی فضا قائم رکھیں مگر جب طلبہ کو اس کا آلہ کار بنایا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ان واقعات کی پشت پر کسی نہ کسی سیاسی پارٹی یا پارٹیوں کا ضرور ہاتھ ہے جو حکومت کو زچ کرنے کی غرض سے کوئی نہ کوئی فتنہ ہر وقت برپا رکھنا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم احمدی طلبہ کو پہلے بھی ہدایت کر چکے ہیں اب پھر یاد دہانی کراتے ہیں کہ احمدیوں کے لئے کسی ہڑتال یا اس قسم کے فتنہ میں حصہ لینا سخت ممنوع ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے۔ کوئی احمدی ایسی فتنہ پرور سرگرمیوں سے تعلق نہیں رکھ سکتا خواہ اس کو کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔ ہم کو امید ہے کہ احمدی طلبہ نے اپنے اس فرض کو فراموش نہیں کیا ہوگا اور یقیناً اس فساد فی الارض سے الگ رہے ہوں گے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے دورہ

ذیل کے پروگرام کے مطابق مکرم مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد و مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ جماعت پشاور ڈویژن کی صورت میں جماعتوں کا دورہ ۱۴ نومبر سے شروع کریں گے۔ عہدیداران جماعتہائے وفد سے تعاون فرما کر ممنون فرماویں۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔ والسلام

ناظر اصلاح و ارشاد

نمبر شمار	ضلع	جماعتہائے	تواریخ قیام
۱۔	ضلع گجرات	(۱) گجرات (۲) کڑیانوالہ (۳) کھاریاں	۱۴ نومبر تا ۲۰ نومبر
۲۔	ضلع جہلم	(۱) جہلم (۲) محمود آباد	۲۱ نومبر تا ۲۴ نومبر
۳۔	آزاد کشمیر	جماعتہائے حسب مشورہ حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی	۲۵ نومبر تا یکم دسمبر
۴۔	راولپنڈی	ایک ہفتہ حسب مشورہ امیر صاحب جماعت راولپنڈی	۲ دسمبر تا ۸ دسمبر
۵۔	مردان	(۱) مردان (۲) ٹوپی مع مضافات	۹ دسمبر تا ۱۳ دسمبر
۶۔	پشاور	پشاور مع مضافات۔ حسب مشورہ امیر جماعت جناب ابو شمس الدین خان صاحب	۱۴ دسمبر تا ۱۷ دسمبر
۷۔	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۸ تا ۲۰ دسمبر